نمبر درآمد ۳۱۶۹۴
رام پور رضا لائبریری

تعارف

انجمن ترقی اردو (ہند)

سنگ بنیاد

اردو گھر

۷۔ راوز ایونیو۔ نئی دلی

کے موقعے پر شائع ہوا

۲۳۔ مارچ ۱۹۶۸ء

فہرست اراکین انجمن

۱ پنڈت ہردے ناتھ کنزرو	(صدر)	دلی
۲ پنڈت آنند نرائن ملا	(نائب صدر)	لکھنؤ
۳ خواجہ غلام السیدین	(نائب صدر)	دلی
۴ ڈاکٹر سید عابد حسین		دلی
۵ پنڈت سندرلال		دلی
۶ ڈاکٹر عبدالعلیم		علی گڑھ
۷ پروفیسر رشید احمد صدیقی		علی گڑھ
۸ محمد فضل الرحمن		علی گڑھ
۹ ڈاکٹر مختار الدین احمد		علی گڑھ
۱۰ پروفیسر عبدالقادر سروری		سری نگر
۱۱ قاضی محمد عدیل عباسی		بستی
۱۲ بیگم انیس قدوائی		دلی
۱۳ مفتی عتیق الرحمن		دلی
۱۴ کرنل بشیر حسین زیدی		دلی
۱۵ پروفیسر سید احتشام حسین		الٰہ آباد
۱۶ ڈاکٹر گیان چند جین		جموں
۱۷ گوپی ناتھ امن		دلی
۱۸ مولوی حبیب الرحمن		حیدرآباد
۱۹ مس حمیدہ سلطان		دلی
۲۰ حیات اللہ انصاری		لکھنؤ

(بقیہ فہرست آخری صفحے پر)

نمبر درآمد ۳۱۶۸۴
رام پور رضا لائبریری

انجمن ترقی اُردو ہند

۱۹۰۳ء کی بات ہے کہ اسی شہر دلی میں انجمن ترقی اُردو کی بنا پڑی تھی۔ کچھ سال شمالی ہند میں بسر ہوئے پھر جنوب میں اورنگ آباد پہنچی، وہاں اُسے دکن کے تاج محل کے پڑوس میں عارضی ٹھکانا ملا، اُس کا «اُردو باغ» نام پڑا۔ اکتوبر ۳۸ء تک وہیں مقیم رہی آخر طے ہوا، جہاں سے آئی ہے وہیں لے چلئے، نومبر ۳۸ء میں اسے دلی لائے۔ کرائے کے مکانوں میں جگہ ملی۔ چند ہی سال گزرے تھے کہ ۴۷ء میں آزادی کی لہر چلی؛ جو دلی اور اطراف میں آندھی بن گئی، اچھے برے سب اُس کی لپیٹ میں آگئے۔ مولانا ابوالکلام کی گور پر سدا پھولوں کی سیج رہے ان کی علم دوستی نے انجمن کے علمی ذخیرے کو تباہی سے بچالیا۔ اور یہ غریب جان بچاکر علی گڑھ میں پناہ گزین ہوئی۔ وہاں ۲۰، سال سے کرائے کے مکان میں رہ رہی ہے۔

اب اس کے دن پھرے ہیں پھر اپنے وطن لوٹ رہی ہے اور اپنی ایک ننھی سی کٹیا بنا رہی ہے جسے دنیا «اُردو گھر» کے نام سے پکارے گی۔

انجمن کا ماضی اور حال جد و جہد کی ایک لمبی کہانی ہے جو ۶۵، سال کا پھیلاو رکھتی ہے مختصر یہ کہ اس ادارے کے قائم کرنے کا مقصد جیسا کہ نام سے ظاہر ہے اردو کو

ترقی دینا اور اس میٹھی اور پیاری زبان کے سرمائے میں اضافہ کرنا اور اسے عالمی معیاروں تک لے جانا ہے۔ اس کے بنانے اور سنوارنے میں ملک کے ہر صوبے، ہر فرقے اور ہر زبان کا حصہ ہے بلکہ دنیا کی اور زبانوں کا ہاتھہ بھی ہے اس لئے یہ پوری قوم کی پونجی ہے۔ یہ بات ہمارے بزرگوں کے ذہن میں اتنی واضح اور صاف تھی کہ جب سے انجمن قائم ہوئی ہے اس کے پروان چڑھانے میں بلا تفریق مذہب و ملت سب لوگ شریک رہے ہیں۔ اس کے سب سے پہلے صدر مشہور مغربی عالم مسٹر آرنلڈ اور سب سے پہلے سکریٹری بہت بڑے ادیب علامہ شبلی تھے۔ مسٹر آرنلڈ کے بعد نواب محسن الملک، صاحبزادہ آفتاب احمد خاں، نواب عمادالملک، سر راس مسعود، سر تیج بہادر سپرو، ڈاکٹر ذاکر حسین، عبدالمجید خواجہ، کرنل بشیر حسین زیدی صدر رہے اور آج کل پنڈت ہردے ناتھ کنزرو اس کے صدر و سربراہ ہیں۔

سکریٹریوں میں علامہ شبلی کے بعد مولانا حبیب الرحمان خان شروانی، عزیز مرزا، مولوی عبدالحق، قاضی عبدالغفار رہے اس کے اراکین اور ہمدردوں میں ذکاءاللہ، حالی، ڈپٹی نذیر احمد، ڈاکٹر مختار احمد انصاری، ابوالکلام آزاد، مہاراجہ کشن پرشاد شاد، پنڈت دتاتریہ کیفی، حکیم محمد اجمل خاں، پنڈت کشن پرشاد کول، ظفر علی خان، پریم چند، راجندر پرشاد، اور بہت سے نامی گرامی بزرگ ہیں جن کی فہرست ان صفحوں میں سما نہیں سکتی۔ موجودہ لوگوں میں انجمن کی مجلس عام کے اراکین اور

دیگر ہمدردوں کی فہرست پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ اس کی مقبولت اور ہر دل عزیزی ملک کے ہر طبقے میں کس قدر عام ہے۔

یہ بات کچھ کم فخر کی نہیں ہے کہ ابتدا میں انجمن نے جب چند ہمدرد اور سرپرست ایسے بنائے جنھیں پانچ ہزار سے پانچسو تک یکمشت چندہ دینا پڑتا تھا تو ایسے چھیاسی اصحاب میں سے ۷۔ انگریز اور ۲۳۔ ہندو تھے۔ ان میں بھی سر فہرست جن بزرگ کا نام تھا وہ راجا امانت راؤ مہا بلونت جاگیر دار دوم کنڈہ کا تھا۔ یہ بھی ایک حسن اتفاق ہے کہ انجمن نے سب سے پہلا انعام جس اردو مصنف کو دیا وہ مترجم منشی نراین پرشاد ورما تھے اور کتاب «پیغمبران ہند» تھی جس میں سری کرشن جی، گوتم بدھ اور ہندو مذہب کے اصول و عقاید کا تذکرہ تھا یہ آج سے تقریباً چالیس پچاس سال پہلے کی بات ہے۔ درحقیقت انجمن کی یہ سکولر روش آج کل کے حالات کا نتیجہ نہیں ہے۔ آغاز ہی سے اس کا یہ مزاج رہا ہے۔

انجمن کا اصلی کام اردو زبان کا فروغ اور اُسے زمانۂ قدیم و حال کے علمی خزانوں سے مالا مال کرنا ہے۔ اس سلسلے میں انجمن نے ناسازگار حالات میں بھی بے اعتنای یا غفلت نہیں برتی۔ اس کی تصانیف، تالیفات اور تراجم میں دنیا کے کلاسیکی ادب کے مشہور شاہکار، مغربی مشرقی زبانوں کی اہم کتابیں، جدید و قدیم علوم و فنون کا قابل لحاظ ذخیرہ فراہم ہوگیا ہے اب تک لگ بھگ ۴۰۶ کتابیں چھپ چکی ہیں بعض کتابیں

کئی کئی بار چھپی ہیں۔ ان کے علاوہ مالی بے بضاعتی کی وجہ سے بہت سے مسودے دو دو چار چار سال سے اشاعت کے انتظار میں پڑے ہوئے ہیں اور ہر سال بہت سے مصنفوں سے بڑے افسوس کے ساتھ معذرت کرنا پڑتی ہے۔

انجمن کی مطبوعات میں چند کتابیں تو بہت زیادہ مقبول اور کارآمد ثابت ہوئی ہیں۔ خصوصاً دونوں انگریزی اردو ڈکشنریاں، اردو ہندی لغت، اصطلاحات پیشہ وران، اردو صرف و نحو، دیوان غالب (نسخۂ عرشی)، ریاست، (ترجمہ افلاطون)۔ اور دوسری کئی کتابیں۔

انجمن نے ۲۱ء سے ایک سہ ماہی رسالہ «اردو» جاری کیا جو ۱۹۵۰ء سے اُردو ادب کے نام سے شایع ہورہا ہے اور اُردو کے اونچے معیاری رسالوں میں اس کا شمار ہے۔ منشی پریم چند نے اس کے متعلق بڑا دلچسپ جملہ فرمایا تھا کہ «یہ اردو رسالوں کا سپہ سالار ہے» ایک خصوصیت اس رسالے کی یہ بھی ہے کہ جس زمانے میں اُردو مصنف مضمون کے معاوضے سے نا آشنا تھے رسالہ اپنی بساط کے مطابق نذرانہ پیش کرتا تھا اور اب تک اس چلن پر قایم ہے۔

انجمن نے ایک اور سہ ماہی رسالہ « سائنس » کے نام سے نکالا تھا، وہ مالی دشواریوں اور ناقدری کی وجہ سے پنپ نہ سکا۔

انجمن سے ایک پندرہ روزہ اخبار « ہماری زبان» برابر نکلتا رہا ہے یہ اخبار $\frac{17+27}{4}$ سائز کے آٹھ صفحوں پر شایع

ہوتا تھا، رفتہ رفتہ اخبار کے پڑھنے والوں کی تعداد بڑھی اور ان کی تشنگی کا تقاضا ہوا کہ اخبار ہفتہ وار کردیا جائے۔ یکم دسمبر ۱۹۵۶ء سے اخبار ہفتہ وار کردیا گیا اور ضخامت بارہ صفحے کردی گئی پھر بھی دامن کی تنگی کا گلہ باقی ہے اور قدرو قیمت کا یہ عالم ہے کہ لوگ فایل رکھتے ہیں اور تاریخ مقررہ پر منتظر رہتے ہیں۔ ڈاک خانے کی غلطی یا کسی وجہ سے دیر سے پہنچے تو دفتر شکایتوں کا ہدف بنتا ہے۔ یہ مقبولیت دل خوش کن ہے مگر حوصلہ افزا نہیں کیونکہ اس کے قدر دانوں کی تعداد محدود ہے اس صحافتی عصر میں ہزار پندرہ سو کی اشاعت بھی کوئی اشاعت ہے۔

انجمن کا ایک چھوٹا سا کتب خانہ بھی ہے اپنے مخطوطات اور بعض نوادر کی وجہ سے ملک کے مشہور کتب خانوں میں اس کا شمار ہے۔ اس میں مخطوطات کے علاوہ پرانی مطبوعہ نادر کتب و رسالوں کا بھی اچھا خاصا ذخیرہ ہے۔ حوالے کی کتابیں دواوین۔ اور لغت بہت سی جمع کرلی گئی ہیں اور کی جارہی ہیں اس کتب خانے میں ۱۵۶۸۶ کتابیں ہیں جن میں مخطوطات کی تعداد ۱۶۳۱ ہے، دکھنی زبان کا ذخیرہ دنیا کی کسی لائبریری میں اس سے زیادہ اور اچھا نہیں ہے۔ دور دور سے اہل تحقیق آتے ہیں اور اس کتب خانے سے فایدہ اُٹھاتے ہیں۔

انجمن میں ایک شعبۂ لغت بھی ہے جس کا کام سرمائے کی کمی کی وجہ سے فی الحال رکا ہوا ہے، اب تک تقریباً ۴۵ ہزار الفاظ کے کارڈ بن چکے ہیں ابھی یہ کام بہت وقت اور سرمایہ چاہتا ہے۔ سردست اسے ملتوی رکھنا پڑا۔

انجمن کا تنظیمی نظام ملک بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ حال میں اس نظام کو جمہوری رنگ دے دیا گیا ہے درجہ بدرجہ مقامی شاخ سے ضلعی، ضلعی سے ریاستی شاخیں بنتی ہیں۔ اور ہر ریاستی شاخ اپنا ایک نمایندہ تین سال کے لئے مرکز میں بھیجتی ہے۔ اس وقت ملک میں کل پندرہ ریاستی شاخیں اور ۴۳۱ مقامی شاخیں ہیں۔ جن کے کم و بیش دو لاکھ ممبر ہیں سب سے زیادہ ممبر ریاست بہار میں ہیں۔

انجمن کے پروگرام میں کل ہند کانفرنس بھی ہے۔ ادھر آزادی کے بعد ملکی معاشی اور سیاسی حالات کی وجہ سے زیادہ کانفرنسیں نہ ہوسکیں اب تک صرف چار کانفرنسیں علی گڑھ، دلی، کانپور اور جےپور میں ہوئیں ہر جگہ اُس کا گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم ہوا۔ حکومتوں کے گورنر، وزیر، لیڈر، ادیب، اور عوام کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ دلی کی کانفرنس میں ادیبوں، شاعروں، معززین شہر اور لیڈروں کے علاوہ اُس وقت کے وزیر اعظم اور ہمارے محبوب رہنما پنڈت جواہرلال نہرو اور محترم وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد نیز اُس وقت کے ولی عہد اور اس وقت کے ہزاگزالیٹڈ ہائنس دی نظام نے بھی شرکت کی تھی۔

اور دوسری جگھوں پر بھی وہاں کے گورنروں، وزیروں، ادیبوں، شاعروں، لیڈروں، اور عوام نے کانفرنسوں میں بڑے ذوق شوق سے حصہ لیا۔

انجمن در اصل ایک علمی جماعت ہے اس کا تعلیمی مزاج ہے یہ ہنگاموں اور شوریدہ‌سری کی خوگر نہیں ہے۔ اس کے

ہر رکن کا ملک کے دستور کی صداقت اور جمہوریت کے عقیدہ پر پکا یقین ہے اپنے عوام پر پورا بھروسا ہے اس لئے کوئی ناانصافی ہوتی ہے تو حتی الوسع دستور اور قانون کے راستے اپنی بات منوانے کی کوشش کرتی ہے - یہی وجہ ہے کہ آزادی کے بعد بہت سی غلط فہمیاں دانستہ و نادانستہ پھیلائی گئیں اور اہل سیاست میں سے چند عاقبت نااندیش گروہ اور افراد نے اردو کا چہرہ مسخ کر کے اور اُس کا پچھلا سکولر کردار بگاڑ کر پبلک کے سامنے پیش کیا، بعض حکومتوں نے بھی بےاعتنائی برتی اور دستور کی اسپرٹ اور وقار کو پس پشت ڈال دیا تو ہم بھڑکے نہیں اور نہ آپے سے باہر ہوئے - ہماری سچ کی پکار آہستہ آہستہ فضا میں پھیلتی رہی - یو - پی سے ۲۲ لاکھ اور بہار سے دس لاکھ اردو دوستوں کے دستخط کا محضر بارگاہ صدارت میں پیش ہوا، اور اس سے زیادہ یہ کہ ہمارے استقلال نے ایسی راہیں تلاش کرلیں جس سے غلط فہمی کے بادل چھٹ گئے بہت سے غلط رو جو اندھیارے میں بھٹک رہے تھے صحیح راستے پر آگئے اور آرہے ہیں سچائی کا دھیرے دھیرے اعتراف ہورہا ہے - اب مطلع صاف ہوگیا ہے چاند نکلے گا اور عالم دیکھے گا -

اُردو دوستوں کو مبارک ہو کہ آج انجمن کی عمارت «اُردو گھر» کا سنگ بنیاد محترمہ اندرا گاندھی وزیر اعظم ہند کے دست مبارک سے رکھا جائے گا -

۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء — (پروفیسر) آل احمد سرور

اعزازی جنرل سکریٹری

نمبر درآمد ۳۱۶۹۸
رام پور رضا لائبریری

فہرست اراکین انجمن

۲۱ بیگم سلطانہ حیات	لکھنؤ
۲۲ مولانا امتیاز علی عرشی	رام پور
۲۳ ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی	دلی
۲۴ پروفیسر سید مسعود حسن رضوی	لکھنؤ
۲۵ ڈاکٹر مسعود حسین خان	حیدرآباد
۲۶ شاہ معین الدین احمد ندوی	اعظم گڈھ
۲۷ ڈاکٹر راج بہادر گوڑ	حیدرآباد
۲۸ راجندر سنگھ بیدی	بمبئی
۲۹ سید سجاد ظہیر	دلی
۳۰ سید شہاب الدین دسنوی	بمبئی
۳۱ سکندر علی وجد	اورنگ آباد
۳۲ ڈاکٹر تارا چند	دلی
۳۳ گنگا سرن سنہا	دلی
۳۴ مالک رام	دلی
۳۵ ڈاکٹر اختر اورینوی	پٹنہ
۳۶ ڈاکٹر محمد حسن	دلی
۳۷ شمیم احمد شمیم	سری نگر
۳۸ سری نواس لاہوٹی	حیدرآباد
۳۹ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ	دلی
۴۰ پروفیسر آل احمد سرور جنرل سکریٹری	علی گڑھ

حکومت ہند کے دو نمایندے

ریاستی شاخوں کے نمایندے

نمبر درآمد ۳۱۶۸۴
رام پور رضا لائبریری

PRINTED BY THE MANAGER AT THE ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY PRESS
ALIGARH